S-2003-5-265-268

عدالت عظمیٰ رپوٹس 2003 ایس یو پی پی 5 ایس سی آر

احمد نگر ضلع ایس ڈی وی اور پی سنگ لمیٹڈ اور دیگر
بنام۔
ریاست مہاراشتر اور دیگران

5 نومبر 2003

وی این کھرے، چیف جسٹس، ایس بی سنہا اور ڈاکٹر اے آر لکشمن، جسٹسز

مہاراشٹر مخصوص کوآپریٹو سوسائٹیوں کے انتخابات کمیٹی قواعد، 1971:

قاعدہ 81-انتخاب-مخصوص کوآپریٹو سوسائٹیوں کو مختلف طبقات میں درجہ بندی کرنے والے ضمنی قوانین میں ترمیم-اس کے مطابق رائے دہندہ گان کی فہرست کی تیاری-ترمیم کو غیر قانونی قرار دیا گیا-ان لوگوں کی انتخابی فہرست میں شامل کرنے کے لیے تحریری درخواست جو ترمیم کی وجہ سے اس طرح شامل نہیں تھے-عدالت عالیہ کی طرف سے ان کے نام انتخابی فہرست میں شامل کرنے کی ہدایت-عرضی کہ انتخابی فہرست کی تیاری انتخابی عمل کا درمیانی مرحلہ ہے، عدالت عالیہ کی طرف سے فہرستہ اختیار کی غلطی کی ہدایت دینے میں-منعقد: قاعدہ 81 سے پتہ چلتا ہے کہ ٹریبونل کے ذریعے ضمنی قوانین کی صداقت پر غور نہیں کیا جا سکتا-جواب دہندگان کے پاس اس کے علاوہ کوئی چارہ جوئی نہیں تھی کہ وہ انتخابی فہرست میں اپیلٹ اتھارٹی میں اپیل درج کریں-ضمنی قوانین میں ترمیم کوآپریٹو حکام کے ذریعہ قانون کے مطابق نہ ہونے کی وجہ سے، اس طرح کی ترمیم کی بنیاد پر تیار کردہ انتخابی فہرست مسترد کر دی جائے گی-فہرستہ اختیار کی حقیقت پر اس طرح کے نتیجے کو عدالت عالیہ نے صحیح طور پر قرار دیا ہے کہ یہ آئین ہند کے آرٹیکل 227 کے تحت مداخلت کی خلاف ورزی نہیں ہے-آئین ہند-آرٹیکل 227۔

شری سنت سدگرو جناردن سوامی بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (2001) 8 ایس سی سی 509، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار: 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 2554-2553۔

1999 کے ڈبلیو پی نمبر 1319 اور 618 میں اورنگ آباد میں بمبئی عدالت عالیہ کی بنچ کے مورخہ 15.6.2001 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے اے وی ساونت، ارون پڈنیکر اور وی این راگھوپتی۔

جواب دہندگان کے لیے ادے یوللت، سنجے بنام کھرد ے، نریش کمار اور مکیش کے گری۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم اس کے ذریعے دیا گیا

یہاں اپیل کنندہ ایک مخصوص سوسائٹی ہے۔ 31 اگست 1997 کو جنرل باڈی کا اجلاس ہوا جس میں اس نے ضمنی قوانین میں ترمیم کی تجویز پیش کی ہے۔ مذکورہ جنرل باڈی کے اجلاس میں یہ فیصلہ کیا گیا کہ دودھ کی سپلائی کرنے والی سوسائٹیوں کو پچھلے تین سالوں سے 300 دنوں میں 200 لیٹر یومیہ کی حد تک کلاس 'اے' سوسائٹیوں کے طور پر درجہ بند کیا جائے گا۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ 300 دنوں میں روزانہ 50 لیٹر سے زائد دودھ فراہم کرنے والی سوسائٹیوں کو گزشتہ تین سالوں کے لیے کلاس 'بی' سوسائٹیوں کے طور پر درجہ بند کیا جائے گا اور پچھلے تین سالوں سے 300 دنوں تک روزانہ 50 لیٹر سے کم دودھ فراہم کرنے والی سوسائٹیوں کو کلاس 'سی' گریڈ سوسائٹیوں کے طور پر درجہ بند کیا جائے گا اور جنہیں برائے نام اراکین کہا جائے گا۔ 24 اکتوبر 1997 کو ڈویژنل ڈپٹی رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیوں، ناسک ڈویژن، ناسک نے مذکورہ بالا ضمنی قوانین میں ترمیم کے لیے ان کی منظوری دے دی۔ یہ متدعویہ نہیں ہے کہ ضمنی قوانین میں ترمیم کے نتیجے میں رائے دہندہ گان کی فہرست سوسائٹی کی مینجنگ کمیٹی کی تشکیل کے لیے انتخابات کے انعقاد کے لیے تیار کی گئی تھی۔ اس دوران جواب دہندہ گان نے مشترکہ رجسٹرار کوآپریٹو سوسائٹیوں (ڈیری)، ورلی، ممبئی میں ضمنی قوانین میں ترمیم کے خلاف اپیل دائر کی جس نے ضمنی قوانین میں ترمیم کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اپیل کی اجازت دی اور کہا کہ یہ اراکین کو نوٹس دیے بغیر جاری کیا گیا تھا۔ اپیلٹ آرڈر کے خلاف نظر ثانی کی درخواست دائر کی گئی تھی جسے بھی مسترد کر دیا گیا تھا۔ اس کے بعد، اپیل کنندہ آئین ہند کے آرٹیکل 226 کے تحت ایک تحریری درخواست کے ذریعے معاملے کو بمبئی عدالت عالیہ کے اورنگ آباد بنچ میں لے گیا۔ تحریری درخواست بھی مسترد کر دی گئی ہے۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ جواب دہندگان نے آرٹیکل 226 کے تحت ایک درخواست بھی فہرست کی تھی جس میں ریٹرننگ آفیسر کو اس حقیقت کے پیش نظر کہ ضمنی قوانین میں ترمیم کو اپیلٹ اتھارٹی نے مسترد کر دیا تھا، انتخابی فہرست میں ان کے نام شامل کرنے کی ہدایت کی گئی تھی۔ اپیل کنندہ اور جواب دہندہ کی طرف سے دائر دونوں تحریری درخواستوں کی سماعت ایک ساتھ کی گئی۔ اپیل کنندہ کی طرف سے فہرست اپیل کو مسترد کر دیا گیا جبکہ یہاں جواب دہندہ گان کی طرف سے پیش کردہ اپیل کی اجازت دی گئی اور اتھارٹی کو ان کے نام انتخابی فہرست میں شامل کرنے کی ہدایت جاری کی گئی۔ یہ عدالت عالیہ کے مذکورہ فیصلے کے خلاف ہے جو اپیل کنندہ ہمارے سامنے ہے۔

فاضل وکیل نے زور دے کر کہا کہ عدالت عالیہ کو اس حقیقت کے پیش نظر کہ انتخابی فہرست کی تیاری انتخابی عمل کا ایک درمیانی مرحلہ ہے، جواب دہندگان کے نام کو انتخابی فہرست میں شامل کرنے کی ہدایت جاری نہیں کرنی چاہیے تھی اور اس طرح عدالت عالیہ نے فہرستہ اختیار کی غلطی کی۔ فاضل وکیل نے شری سنت سدگرو جناردن سوامی بنام ریاست مہاراشٹر اور دیگر، (2001) 8 ایس سی سی 509 میں اس عدالت کے فیصلے کی حمایت میں انحصار کیا۔ مذکورہ معاملے میں یہ فیصلہ دیا گیا کہ ووٹر فہرست کی تیاری مینجنگ کمیٹی کے انتخاب کے عمل میں درمیانی مرحلہ ہے اور اگر ووٹر فہرست کی تیاری میں قاعدے کی خلاف ورزی ہوئی ہے تو اسے الیکشن ختم ہونے کے بعد انتخابی درخواست میں زیر بحث لایا جا سکتا ہے اور اس مرحلے پر عدالت عالیہ کو اس معاملے میں مداخلت

کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

سنت سدگرو جناردن سوامی (اوپر) میں اس عدالت نے مذکورہ بالا مشاہدات اس حقیقت کو مدنظر رکھتے ہوئے کیے کہ ووٹرز کی فہرست موجودہ قوانین کے لحاظ سے تیار کی گئی تھی لیکن اس میں کچھ بے ضابطگیاں کی گئیں،لیکن جہاں ووٹرز کی فہرست میں بے ضابطگیاں ہوئی ہیں،لیکن جہاں رائے دہندہ گان کی فہرست تیار کی گئی ہے،غیر موجود قوانین کی بنیاد پر وہی غیر قانونی ہوگا۔

موجودہ معاملے میں، جو ہم پاتے ہیں وہ یہ ہے کہ ضمنی قوانین کی غیر قانونی ترمیم کو چیلنج کیا گیا تھا جس کی بنیاد پر انتخابی فہرست تیار کیا گیا تھا۔ایکٹ کی دفعہ 165 کے تحت، ریاستی حکومت نے مہاراشٹر کوآپریٹو سوسائٹیز ایکٹ اور مہاراشٹر اسپیسفائیڈ کوآپریٹو سوسائٹیز الیکشن ٹو کمیٹی قواعد، 1971 کی دفعات کے تحت قواعد وضع کیے ہیں۔قاعدہ 81 انتخابات کو کالعدم قرار دینے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔قاعدہ 81 کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ ٹریبونل ضمنی قانون کی صداقت پر غور نہیں کر سکتا۔اس حقیقت کے پیش نظر کہ جواب دہندگان کے پاس اپیل اتھارٹی کے سامنے اپیل فہرست کرنے کے علاوہ کوئی دوسرا حل نہیں تھا اور ایک بار یہ فیصلہ ہونے کے بعد کہ ضمنی قوانین میں ترمیم قانون کے مطابق نہیں ہے اور اس بنیاد پر تیار کردہ انتخابی فہرست گر جائے گی۔

یہ سوال کہ آیا عدالت عالیہ کو جواب دہندہ کی طرف سے دائر تحریری درخواست پر غور کرنا چاہیے تھا یا فوری معاملے میں پیچھے نہیں رہنا چاہیے کیونکہ یہاں اپیل گزاروں کو یہ ظاہر کرنا تھا کہ ضمنی قوانین میں ترامیم قانون کے مطابق کی گئی ہیں۔اپیلٹ اتھارٹی اور نظر ثانی اتھارٹی دونوں نے نشاندہی کی ہے کہ ضمنی قوانین میں ترمیم کے لیے سابقہ شرائط کی تعمیل نہیں کی گئی تھی۔دائرہ اختیار کی حقیقت پر اس طرح کے نتیجے کو عدالت عالیہ نے قرار دیا ہے کہ 'فی آیت' آئین ہند کے آرٹیکل 227 کے تحت مداخلت کی ضمانت نہیں دیتا ہے۔ہمارے سامنے بھی اپیل کنندہ کی جانب سے پیش ہونے والا فاضل وکیل یہ ظاہر کرنے میں ناکام رہا ہے کہ اس عدالت کو مختلف نظریہ کیوں اختیار کرنا چاہیے۔اس لیے ہمیں ان اپیلوں میں کوئی اہلیت نظر نہیں آتی۔اسی کے مطابق اپیلیں خارج کر دی جاتی ہیں۔

تاہم، ہم کلکٹر، احمد نگر کو فوری طور پر اپیل کنندہ سوسائٹی کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کا نیا انتخاب کرنے اور اسے جلد از جلد مکمل کرنے کی ہدایت کرتے ہیں لیکن غیر ترمیم شدہ ضمنی قوانین کی بنیاد پر آج سے چار ماہ بعد تک نہیں۔

بنا اخراجات کے۔

آر۔پی۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Sheikh Javiad Alam
2025.06.04 16:23
I am the author of this document